یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERD. L. No. 352

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

[illegible]

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

[illegible]

شرح قیمت

[illegible]

اجرت اشتہارات

[illegible]

امرتسر یوم جمعہ ۹ اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

تفسیر ثنائی اردو کی پانچوین جلد بہی منقریب نکلنے والی ہے موجودہ چار جلدون کی قیمت مبلغ ہے مگر جو صاحب پانچوین جلد کے شائع ہونے سے پہلے چارون جلدون کے خریدار بنینگے ان سے رعائتی مبلغ للعہ لئے جائینگے محصول علاوہ

انجمن مصلح الاخوان ہمیجا مبارکباد

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

الحمد للہ علی کل حال پرچہ اہلحدیث ۱۲ جولائی کا نمبر ورود لایا۔ ہمارے ہان ایک مقدمہ تہا۔ جس مین شرکت اخوان کی ضرورت تہی۔ فضل الٰہی سے اس مجلس کا نام انجمن مصلح الاخوان رکہا۔ بحمد اللہ مقدمہ فیصل ہوا۔ از طرف اہل انجمن مصلح الاخوان کرنول (مدراس) ہدیہ سلام قبول باد۔

راقم قاضی عبد الرحیم از کرنول

ایڈیٹر۔ امید ہے اسیطرح اور احباب بہی اپنی اپنی جگہ اپنے احباب کو اسطرف متوجہ کر کے اس مبارک تحریک کی تکمیل کرینگے جزاہم اللہ۔ ذرہ سی توجہ درکار ہے۔ کچھ

مشکل نہین گذشتہ پرچہ مین تجویز بتائی گئی ہے +

اجتہاد اور تقلید

گذشتہ نمبر مین ہم نے اس مضمون کو قیاس کی شرائط تک پہنچایا تہا اور اسکے نتائج پر اطلاع دی تہی۔ آج ہم اسکے متعلق مزید توضیح کرنا چاہتے ہین۔

علماء اصول نے یہ علمی قواعد جو لکہے ہین اور ان قواعد کی تفصیلات بڑی بڑی کتابون مین لکہی ہین۔ کیا یہ کتب مطولہ صرف اسلئے ہین کہ طالب علم ان کتابون کو پڑہکر دستار فضیلت باندہکر مساجد کی امامت کرائین۔ یا کچھہ اور مطلب بہی ہے۔ کہ ان قواعد کو استعمال مین لائین اور احکام شرعیہ کو ان قواعد سے جانچین۔ کچھہ شک نہین کہ اگر غرض اول مطلوب ہو تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مصداق ہے۔ مگر وہ غرض کیون ہونے لگی۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ احکام شریعت کو ان قواعد سے جانچین اور عمل کرین۔ پس اگر یہہ غرض ہے تو کچھہ شک نہین کہ ایک بہت بڑی مفید اور کارآمد غرض ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس غرض کو متعین کرنے سے آج وہ بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ چٹکیون مین حل ہو جاتا ہے۔ جسکا نام تقلید ہے۔ تفصیل اس

[illegible]

مرقع قادیانی نمبر ۳ تک شائع ہو چکا ہے قیمت سالانہ عہ۔

ahmadimuslim.de

اجمال کی یہ ہے کہ مسلمان دو قسم پر ہیں ایک تو عالم ہیں جو قرآن و حدیث کو احکام
کو ان قواعد اصولیہ مذکورہ سے جانچ سکتے ہیں - دوسرے جاہل ہیں جنکو یہ
قابلیت نہیں - اب سوال یہ ہے کہ ان میں سے تقلید کس پر فرض ہے
اگر کہیں کہ جاہلوں پر تو اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ ہے جو ہم بھی جانتے
ہیں - اور کل دنیا کے علماء مانتے ہیں کہ عوام کالانعام پر فرض ہے کہ اپنے
زمانہ کے علماء سے مسائل پوچھیں اور عمل کریں - بس یہی اُن کا مذہب ہے
اور یہی اونکی تحقیق ہے جس عالم سے اُن کو حسن ظن ہو اور دیانت جس کے
عمل کریں - اسی لئے کہا گیا ہے کہ من تبع عالما لقی اللہ سالما یعنے جو کوئی
کسی عالم کی پیروی کریگا وہ خدا کو بےگناہ ملیگا - چنانچہ علامہ شامی ردالمحتار
میں لکھتے ہیں - قالوا العامی لا مذہب لہ بل مذہبہ مذہب مفتیہ ۔

مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۶

یعنے عامی آدمی کا کوئی مذہب نہیں اُسکا مذہب تو وہی ہے جو اسکے مفتی کا ہے - پھر اسکی دلیل میں لکھا ہے کہ :-

و علله فی شرح التحریر بان المذہب انما یکون لمن له نوع نظر واستدلال
وبصر بالمذہب علی حسبه او لمن قرء کتابا فی فروع ذلک المذہب و
عرف فتاوی امامه واقواله واما غیرہ ممن قال انا حنفی او شافعی لم
یصر کذلک بمجرد القول کقوله انا فقیه انا نحوی

یعنے مذہب تو اوسکا ہوتا ہے جسکو کچھ علم لیاقت اور مذاہب میں مناسبت
واقفی ہو یا جسنے کوئی کتاب فروعات اُس مذہب کی پڑھی ہو - اور اپنے امام
کے فتاوی اور اسکے اقوال معلوم کئے ہوں - لیکن جو ایسا نہیں بلکہ محض
عامی ہے اوسکا اپنے آپکو حنفی کہلانا ایسا ہے گویا اوسکا نحوی یا منطقی
یا فلسفی کہلانا جو وہ محض جھوٹ ہے - دوسری صورت اس دعوی کی کہ عوام کو
تقلید کرنی چاہئے یہ ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کریں سو اس صورت
کی تردید عبارت مرقومہ میں کافی ہو چکی ہے کہ عوام کا یہ دعوی کرنا کہ میں حنفی ہوں
محض غلط اور بالکل جھوٹ ہے ۔

رہے علماء جو اپنی عمر کا ایک معتدبہ حصہ تحصیل علم میں صرف کرتے ہیں اور
قرآن و حدیث کو باقاعدہ پڑھتے ہیں اُن کے حق میں تقلید کا کیا حکم ہے ؟ اسکا
جواب ان علوم کے پڑھنے کی غرض و غایت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے
کہ ان علوم کے پڑھنے کی غرض جب یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو ادلہ شرعیہ
سے جانچکر تسلیم کیا جائے - تو پھر تقلید کہاں رہی ؟ کیونکہ تقلید کی تعریف
تو یہ ہے کہ اتباع الرجل غیرہ فیما سمعه یقول او فی فعله علی زعم انه محق
بلا نظر فی الدلیل (قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار) یعنی تقلید اسکو کہتے
ہیں کہ آدمی کسی کے قول یا فعل کا اتباع کرے - اس گمان پر کہ وہ حق پر ہے
بغیر اسکی دلیل جانچنے اور دیکھنے کے "

اہلِ تقلید اس تعریف کو دیکھکر کون شخص کہہ سکتا ہے کہ کسی پڑھے لکھے آدمی پر
تقلید واجب ہے کیا تحصیل علم کا یہی نتیجہ ہے - کیا علوم آلیہ اور کمال
منطقیہ کی یہی انتہا ہے - کیا دماغ فلسفیہ میں یہ بات سما سکتی ہے ؟
کہ عمر کا ایک اچھا حصہ تو مدارس میں تحصیل علم کے لئے صرف کیا مگر نتیجہ یہ حاصل
ہوا کہ اماموں کے قیاسات کو تسلیم کریں اور اُن کی دلیل کی بھی جانچ
نہ کریں - اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آجکل مقلدین علماء خود بھی تقلید کے
مخالف ہیں - جو تصنیف آجکل کے مقلدین علماء کی دیکھو اُس میں برابر
اپنے خیالات کو مدلل کیا ہوتا ہے ہر ایک دعوی کی دلیل ہوتی ہے -
اور عجیب عجیب موشگافیاں ہوتی ہیں حالانکہ مقلد کی یہ شان نہیں کہ
خود کوئی دلیل لائے بلکہ اپنے امام کی تابعداری کرے نہایت سے نہایت
یہ کر سکتا ہے کہ اپنے امام کی پیش کردہ دلیل کو پیش کرے کہ میرے امام نے
یہ مسئلہ فلاں دلیل سے لیا ہے - جو اسی امام کے الفاظ میں بتاتا اُس کا
فرض ہے اگر اور کسی دلیل سے استدلال کریگا - یا اُس دلیل کو بطرز جدید
بیان کریگا - تو خود مستدل ہو جائیگا مقلد نہ رہیگا دیکھو مسلم الثبوت
تلویح وغیرہ ۔

آئیے ہم ایک اور طرح سے بھی اس مسئلہ کو صاف کریں علماء اصول کا اتفاق
ہے - المجتہد یخطی و یصیب - یعنے مجتہد جیسا رائے صائب کو پہنچتا ہے
غلطی بھی اُس سے ہو جاتی ہے پس مجتہد کا ہر قول ذوالاحتمالین ہوا کہ
صحیح ہے یا غلط - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجتہد کی ہر ایک بات کو دلیل سے جانچنا
ضروری ہوا - اسی لئے حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری
دلیل نہ جانتا ہو اُسکو میرے قول پر فتوی دینا حرام ہے ۔ (بہت ٹھیک)
اس غلطی کو کون جان سکتا ہے - وہی جس نے علوم حاصل کئے
ہوں - پس بعد اسکے کہ مجتہد کی غلطی اور پھر واضح ہو جاوے و معاذ اللہ سے
خالی نہیں یا تو اُس غلطی کو مثل صحت کے تسلیم کئے جاوے اور آنکھیں بند کر

ahmadimuslim.de

مجتہد کے قول پر عمل کئے جانے یا چھوڑ دے۔ لیکن صورت اولیٰ کا اختیار کرنا غالباً کسی اہل علم اور اہل ایمان کی شان سے نہیں ہے اور صورت ثانیہ مین تقلید باطل ہوگی۔

غالباً ہمنے اس بحث مین کسی سفسطہ اور مغالطہ سے کام نہیں لیا۔ بلکہ وہی کہا ہے جو علماء اصول نے کہا ہے اور جو نتائج بتلائے وہی ہین جو صاف اون اصولون سے حاصل ہوتے ہین۔ جو علماء اصول نے مقرر کئے ہین +

ہمین سخت افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مقلدین علماء مضمون تقلید مین خلط بحث کرتے ہین یعنے یہ نہین بتلاتے کہ تقلید کن پر فرض ہے علماء پر یا جہلاء پر بلکہ بیانتک ضد اور ہٹ سے کام لیتے ہین کہ تقلید کی تعریف بھی نہین کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہلحدیثون کو الزام دیتے ہین کہ تم امام بخاری کے مقلد ہو۔ گویا اُن کے نزدیک کسی ثقہ (معتبر) آدمی کی روایت کا قبول کرنا بھی تقلید ہے۔ خیر خوش! حالانکہ وہ خود بھی ان محدثین کی روایات کو تسلیم کرتے ہین۔ تو پھر وہ بھی اُن کے مقلد ہوئے اور امام ابوحنیفہ کے تو تھے ہی۔ پس ثابت ہوا کہ اُن کے نزدیک بھی ایک امام کی تقلید واجب نہین بلکہ کئی ایک کی۔ کیا خوب ؎

اولجھا ہے پاؤن یار کا زلفِ دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

پس علماء مقلدین ناظرین کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ مناظرہ اپنے دعوی کو صاف کرین اوسکی تعیین کرین یعنے پہلے بتلاوین کہ تقلید کیا ہے؟ اور کن کن لوگون پر فرض ہے؟ بعد ازان اُس دعوی پر دلیل لائیں یہ کیا تحقیق ہے؟ کہ جھٹ سے پڑھ دیا۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا۔ اور نتیجہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حنفی تھے لہذا ہم بھی حنفی ہین۔ دیکھو اہل فقہ مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بغور دیکھا جائے۔ تو اس قسم کے استدلالات بتلا رہے ہین کہ ہمارے بھائی خود ہی تقلید کو بازیچہ طفلان ہی جانتے ہین۔ کیا خوب! (باقی دارد)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲ر منیجر

آریہ سماج اور پالیٹکس

اس عنوان پر آجتک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ آریہ سماج کے مخالف کہتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے مگر آریہ سماجی اس سے منکر ہین لیکن بغور دیکھا جائے تو ان کا فیصلہ بالکل آسان ہے جسطرح انسان ایک وقت مین جاگتا ہے۔ دوسرے وقت مین سوتا ہے۔ یہ دونون متضاد اوصاف ایک ہی انسان کو مختلف اوقات مین حاصل ہوتے ہین۔ اسیطرح آریہ سماج کیا دو وصف مختلف اوقات کے لحاظ سے ہین۔ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی (جسکے لئے بلحاظ لیاقت لالہ صاحب کے ہمین بھی صدمہ ہے اور ہم آریہ سماج کے اس غم مین شریک ہین) سے پہلے تو آریہ سماج کو پولیٹیکل پارٹی ہونے کا وصف حاصل تہا۔ مگر لالہ صاحب کی جلاوطنی کے بعد نہ تہا۔ اس معمہ کو حل کرنے کے لئے ہم آریون کے لیڈر کی تحریرین پیش کرتے ہین جو آجکل کسی اور رنگ مین جلوہ فرما ہین لالہ منشی رام جی ہیڈ گروکل نے ایک مضمون ست دہرم مین لکھا تہا جو اہلحدیث مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء مین ہمنے نقل کیا تہا۔ جسکا عنوان تہا "اب آریہ جہاد کرینگے"

ناظرین کو اس معمہ کے حل کرنے اور آریہ سماجیون کے ہاتھی کے دانت کی حقیقت کھولنے کیلئے آج ہم اُسے پہر نقل کرتے ہین لالہ صاحب ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین لکھتے ہین:۔

دنکیا جوشِ مردانگی کے آثار اسوقت بنگال مین بالکل نہین ہین بیس سال پیشتر تو یہ کہنا شائد ممکن ہوتا۔ لیکن سرفلر کی مہربانی سے آج حالات بدلے ہوئے ہین اگر کوئی بیس سال پہلے کہتا کہ بہارت مین اتنا پولیٹیکل جیون آچکا ہے۔ کہ لوگ پولیٹیکل حقوق کی رکشا مین اپنی منشا لوٹن کو قربان کرنے کو تیار ہونگے اور دیوان ان حقوق کی رکشا مین نہ ور پہینکدینگی تو کوئی اس پر وشواس بھی نہ کرتا۔ لیکن سرفلر کے چند ماہ کے شاسن نے نہ معلوم لوگون کے اندر کیا غضبناک سپرٹ ہونکدی ہے کہ آج ہم اخبارون مین پڑہکر آنسو بہاتے ہین کہ اس بیر لڑکے کے پتا نے جسکی پولیس کے لئے شہادت کا ورنن ہم اوپر کر چکے ہین۔ اپنے زخمون سے بہری ہوئی پتر کو جو کہ جبر کے کارن کانپ رہا تہا۔ کانفرنس کی میز پر رکہا اور کانپتی ہوئی رقت آمیز آواز مین کہا کہ

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۳ر محصول علاوہ منیجر

ahmadimuslim.de

ہیں بڑا ہی خوش ہوتا۔ اگر پولیس کی لاٹھیوں سے ہیرا اتر پر جاتا اور جس وقت اس مقام پر جہاں پولیٹیکل میٹنگ کشیتر میں شانتی کا سندیسہ لے کر آئے ہوئے بیٹوں پر بگڑ دلانہ اور ظالمانہ وار کیا گیا یادگار بنانے کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا تو ایک دیوی نے جو کہ بابو بپن موہن گھوش کی دھرم پتنی ہیں۔ اپنا سونے کا بالا کانفرنس کے پردھان کے پاس بھیجا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ جبتک یہ ظلم و ستم جاری رہیگا ہوش دھارن نہیں کروں گی"۔ وہ گورنمنٹ بالکل بہی سے شونیہ سمجھنی چاہئے۔ جو ان علامات کی اصلیت کو نہیں سمجھتی۔ جسمین سمجھ کا اتنا بھی مادہ نہیں ہے وہ اپنی ہستی پر آپ کلہاڑہ مارتی ہے بنگالی بھائیو! یہ تمہاری آزمائش کا وقت ہے تمہارے لیڈر دور اندیش اور عالم ہیں۔ انہوں نے سبھیہ سنسار کے اتہاس کا بغور مطالعہ کیا ہوا۔ وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک قوم جس میں قومی حمیت کا مادہ موجود ہے۔ تقریر اور تحریر کی آزادی کی لڑائی لڑ کر رہی ہے اور اس بیش بہا حق کی رکچھا میں خون کی ندیاں بہائی جا چکی ہیں۔ باریسال کانفرنس کے لیڈر اب تک جو تمہارا رویہ رہا ہے وہ مردانگی کا ہے سارے بھارت (ہندوستان) کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سرفلر کی کارروائیاں زبان حال سے مفصلہ ذیل الفاظ میں تمہیں چیلنج دے رہی ہیں کہ "اٹھو! جاگو یا ہمیشہ کے لئے گرے رہو" اگر اب تم دب گئے۔ تو یاد رکھو ہمیشہ کیلئے تم غلام ہی رہوگے۔ اور آزادی کے مزہ چکھنا تمہارے لئے سروتھا اسمبھو (بالکل محال) ہو جائیگا۔ اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں ہے کہ اس ملک کی حکومت چلانے کے لئے ہم سے کسی سہایتا کی آستھا رکھے"۔ اگر ہمارے ملک کی تعلیمیافتہ جماعت آج تک لیجسلیٹو کونسلوں میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بلا عذر کام کرکے گورنمنٹ وقت کا ہاتھ بٹاتی رہی تو وہ محض اس لئے کہ لارڈ میکالے اور لارڈ رپن جیسے مہاتماؤں کے نیک کام ہماری پر بہت ہو گردی ہوئی تقریریں جنہیں ہمیں بتلایا گیا تھا کہ انگریز ہندوستان کے فائدے کیلئے ہی اس دیش پر راجیہ کرتے ہیں اور یہ کہ آہستہ آہستہ بھارت کے راجیہ کا بہت ساحصہ بھارت پتروں (ہندوستانیوں) ہی کے سپرد کیا جائیگا۔ پڑھکر اور سنکر ہم بھول گئے تھے کہ ہم ایک ودیشی گورنمنٹ کے ماتحت ہیں۔ اب تو ہمارے حاکم زبانی طور پر بھی ہمکو یہ تسلی نہیں دیتے"

یہ مضمون پالیٹکس کے جس اعلیٰ معراج پر پہنچکر لکھا گیا ہے وہ خود اس کے حرف حرف سے ظاہر ہے۔ مگر اب جس آریہ اخبار کو دیکھو۔ وہ یہی راگ الاپتا ہے کہ آریہ سماج ایک دھارمک سبھا (مذہبی سوسائٹی) ہے اسکو پالیٹکس سے کوئی مطلب نہیں۔ یہ محض مخالفوں کے بہتان ہیں۔ چونکہ آریہ سماج کے مخالف مباحثات میں سبکدوش نہیں ہو سکتے اسلئے ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہیں کہ "آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے" واللہ ہم جب یہ فقرہ سنتے ہیں کہ آریہ سماج کے مخالف مسلمان آریوں سے مباحثہ میں ہمیشہ کمزور رہتے ہیں۔ تو ہم بغور دیکھتے ہیں کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔ اس قسم کی غلط آواز نہ تو زمین برداشت کر سکتی ہے نہ آسمان۔ پھر ایسی خلاف واقع آواز کو بولنے کیونکر برداشت کیا۔ پھر اس آواز کی صحت اور غلطی تو ایسے لوگوں سے مخفی نہیں۔ جو آریوں اور مسلمانوں کے مباحثات میں کبھی شریک ہوئے ہوں۔ ہماری غرض اسجگہ مذہبی پہلو سے نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ آریہ سماجی آجکل خود غرضی میں ایسے کچھ حواس باختہ ہیں کہ اپنے عہد و پیماں کو بالکل بھول گئے ہیں۔ اہلحدیث کو خدا تعجیل خوری سے محفوظ رکھے نہ اسکی عادت ہے لیکن ہمیں سخت تعجب ہوتا ہے کہ آریہ سماجی جس طرح مذہبی مباحثات میں زبانی جمع خرچ سے کام لیتے ہیں اگر کوئی ناواقف اُن کے مقابلہ پر ہو۔ تو اپنی مسلمہ کتابوں کے مضامین سے بھی انکار کر جاتے ہیں۔ اسی طرح پولیٹیکل بحث میں بھی وہ حق پوشی سے نہیں رکتے۔ پرکاش وغیرہ آریہ اخبار بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہر طرح ہمکو تکالیف پہنچائیں جب مباحثات میں تنگ آگئے تو عدالت تک پہنچے۔ مگر آریہ سماج کبھی عدالت نہیں گئی۔ دیکھو اس دعوے میں کتنی بڑی حق پوشی ہے مناظرہ سے تنگ آ کر عدالت سے مدد لی۔ کیا یہی! کہ ہمکو دیا نندیوں کے جواب سکھائے؟ اجی لالہ صاحب اگر کوئی عدالت میں گیا۔ تو آپ لوگوں کی فحش گوئی اور بدکلامی سے گیا نہ کہ مباحثہ میں دلائل سے تنگ آکر۔ تمام ہندوستان میں بڑے پیمانہ کے مباحثہ دو ہی ہوئے ہیں۔ ایک ویدک سیز دوسرا نگینہ میں۔ ان دونوں کی مصدقہ روئداد میں چھپ چکی ہیں کیا آپ بتا سکتے

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر آریوں اور مسلمانوں کی بحث قیمت ۱۰/ مجنوں

۔ پہر آپکا یہ دعوی کہ آریہ سماج کبہی عدالت مین نہین گئی۔ کیسا سفید جہوٹ ہے۔ تمام عمر مین آریہ سماج کو پنڈت لیکہرام کے قتل پہ عدالت تک پہنچنے کا موقع ملا تہا۔ سو کیا سماج نے کبہی کمی کی تہی۔ کیا قاتل کے پکڑوانے پر ہزارہا روپیہ کا اشتہار نہ دیا تہا۔ کیا مسلمانون کی معزز انجمن حمائت اسلام اور مرزا صاحب قادیان کی تلاشی نہ کرائی۔ اگر قاتل یا قاتل کا کوئی ہمراز پکڑا جاتا تو ہمین معلوم ہو سکتا کہ تم لوگ کس جرن مین بہیجتے۔ کیا وریدکوٹ کے سیشن جج صاحب کے قتل پر کچہہ کمی کی گئی۔ اسکے علاوہ اور کونسا موقع تم لوگون کو ملا ہے کہ کسی کو معاف کیا ہو۔ عدالت تک نہ جانے کا فخر بہی تو جب ہی ہو سکتا ہے کہ موقع ملنے پر نہ جائیے ورنہ عصمت بی بی ست از بے چادری +

آریہ سماج کی اس شکائت کا جواب بہی ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہین۔ جو کہا کرتے ہین کہ ہمارے مخالف ہمکو گالیان دیتے ہین۔ اسکا جواب ہم نے اہلحدیث اور تغلیب الاسلام مین واقعات صحیحہ سے یون دیا تہا کہ آریہ سماج کی عمر آج تیس سال کی ہے۔ یعنے سوامی دیانند سماج کے بانی ہین چنانچہ ہمارے اس دعوی کو آریہ اخبار عموماً مانتے ہین۔ آریہ گزٹ تسلیم کرتا ہے کہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال کی ہے۔ پس اب تحقیق بالکل سہل ہے کہ گالیان دینے اور فحش بکنے کی ابتدا کس جانب سے ہے +

سوامی دیانند کی کتاب ستیارتہ پرکاش دنیا سے گم نہین ہوئی اسمین دیکہہ سکتے ہین کہ سوامی جی نے کس طریق سے مباحثہ کی بنیاد رکہی ہے۔ اور اپنے مخالفین ہندو۔ عیسائی۔ مسلمانون اور جینیون وغیرہ کو کن کن دل آزار الفاظ اور توہین آمیز فقرات سے یاد کیا ہے۔ (ایسے الفاظ کی فہرست ہم اخبار اہلحدیث اور تغلیب الاسلام جلد دوم مین دکہا چکے ہین) پس کوئی آریہ سماجی ہمکو یہ دکہا دے۔ کہ اس فہرست سے پہلے کس مخالف نے آریہ سماج یا اس کے بانی کی نسبت کوئی برا لفظ استعمال کیا ہے پس ؎

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

اس سوال کے جواب مین ہمارے دیانندی دوست یون گویا ہوتے ہین کہ ستیارتہ پرکاش سے پہلے کئی ایک کتابین مسلمانون نے ہندوؤن کے برخلاف لکہی ہین۔ جس مین وید کے دہرم کو برا کہا گیا۔ مگر دانا جانتے ہین۔ کہ یہ جواب "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے۔ کیا کسی پڑہے لکہے آدمی سے یہ بات مخفی ہے کہ جن باتون کی بنا پر مسلمان مصنفون نے ہندو مذہب کے رد کئے تہے۔ انہی باتون کی وجہ سے آج آریہ سماج ہندوؤن پر پہبتیان نہین اڑاتے۔ ہندوؤن کی مذہبی کتابون (پرانوں) کو بہنگ نوشون کی تصنیف بناتے ہین۔ پہر کہتے ہین کہ ہندوؤن کی گالیان ہم پر پہنچتی ہین۔ بہلا جب تم خود مانتے ہو۔ کہ آریہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال سے زیادہ نہین۔ تو تیس سال سے پیشتر کے واقعات بحیثیت سماج تم پر کیا اثر پہنچا سکتے ہین۔ جب تم نہ خود ہندو بنتے ہو۔ نہ وہ تمکو اپنے میں جانتے ہین۔ تو پہر اُن کے معاملات سے تمہین کیا مطلب؟ مگر وقت پر کچہہ کہنا تو ہوا۔ صحیح یا غلط سے مطلب نہین۔ حقیقت مین یہ ایک ایسی کہلی صداقت ہے کہ آریہ سماجیون سے اسکا جواب ہو ہی نہین سکتا۔ اسلئے محض وقت ٹالنے کو ادہر اُدہر کی کہدیتے ہین ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردہ مین گل کے لاکہہ جگر چاک ہوگئے

کہلی چٹہی
بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
از مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی

"مرزا صاحب نے ایک مضمون انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مین لکہا یا تہا جسکا مطلب یہ تہا کہ مسلمان خونی مہدی کے قائل ہین اسلئے گورنمنٹ کے خطرہ ہے اور مین جہاد کا مخالف ہون میرا مرید عبداللطیف کابل مین اسی لئے مارا گیا کہ جہاد کو منع کرتا تہا۔ اسکے جواب مین مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون اسی انگریزی اخبار مین لکہا یا۔ جسکا خلاصہ تہا۔ کہ تم جہوٹ کہتے ہو۔ مسلمانون کی کسی صحیح روایت مین نہین ہے کہ مہدی اور مسیح جنگ کرین گے۔ بلکہ وہ معجزات وکرامات سے اشاعت اسلام کرین گے۔ اور عبداللطیف جہاد کے سبب سے نہین مارا گیا بلکہ تمہاری نبوت کا دعوی کی تصدیق اور حضرت مسیح کی توہین کرنے کے سبب مارا گیا۔ اسکے متعلق مولانا صاحب کی یہ چٹہی از غرض درج کرنے کے آئی۔ جو درج ذیل ہے
مولانا صاحب کے مضمون کی نسبت قادیانی اخبار کو کچہہ بہی رائے

ادب العرب۔ عربی صرف ونحو کو ایسی آسان طرز سے لکہا گیا ہے کہ متعلم بغیر مدد استاد کے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے قیمت ۸ر

طلب کی ہے۔ جسکا جواب مرقع قادیانی نمبر۱ میں ہماری طرف سے نکلیگا۔ (اڈیٹر)

مولانا صاحب فرماتے ہیں

تیرے مضمون مندرجہ سول ملٹری گزٹ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۸ء سے جو تشویش (کھلبلی) آپ کی پلٹی (اہل لاہور اور قادیان وغیرہ) میں پھیلگئی۔ مجھکو اسکا علم ہوگیا۔

اس تشویش کی موجب آپ کی ذات اور آپ ہی کا قلم ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں مدت سے خاموش تہا۔ آپ ہی کے ارکن الحکم کی تحریک سے میں نے ایک نصیحت نامہ ۱۷۔ مئی کو آپ کے نام لکہا۔ اسکے جواب میں آپ نے ۲۲۔ مئی کے خط میں دجل وبہتان سے کام لیا اور اسکے ساتھ ایک بہرا ہوا دجل وجدال کتاب حقیقۃ الوحی میرے پاس بہیجدی۔ پہر اسی پر اکتفا نہ کرکے ۲۸۔ مئی ۱۹۰۸ء کے سول ملٹری گزٹ میں آپ نے ایک ایسا مضمون شائع کر دیا جس نے تمام مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے صادق دوست ہز مجسٹی امیر افغانستان پر سخت بیرحمانہ اور غیر شریفانہ اور بخلاف واقعہ حملہ کیا۔ جس کر کروڑوں مسلمانوں کا دل دکہایا ۔

وہ خط اور یہ مضمون دیکہکر حمیت حق اور حمایت اسلام اور ایک بادشاہ اسلام مجہے باعث ومحرک ہوئے کہ میں اس دجل وجدال پر گورنمنٹ اور اسلامی پبلک کو آگاہ کردوں۔ اور حدیث نبوی الدین النصیحۃ للّٰہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم عمل میں لاؤں بناء علیہ اس خط ۲۲ مئی کے جواب میں میں نے ایک کہلی چٹھی ۲۸۔ مئی ۱۹۰۸ء کو لکہی جو زیر طبع ہے اور اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں درج ہوکر عنقریب ملاحظہ سے گذریگی۔ انشاء اللہ تعالی۔ اور مضمون مذکور سول ملٹری کے جواب میں ایک آرٹیکل اڈیٹر سول ملٹری گزٹ کو مخاطب کرکے شائع کیا۔ جو ۲ جولائی کو مرزائی کمپنی کے انص ارکان کی مجلس میں بمقام قادیان پڑہا گیا۔ اس مجلس میں اس آرٹیکل کے پڑہے جانے سے وہ شور وغل پیدا ہوا۔ جو ہرقل قیصر روم کی مجلس میں آنحضرت صلعم کے خط پڑہے جانے سے پیدا ہوا تہا اور ان لوگوں کے ہوش وحواس کو اس آرٹیکل نے پراگندہ کر دیا اور ریجہ پکڑ لو بچاؤ سنبہالو کا مصداق بنا دیا۔ کوئی کہتا سول ملٹری گزٹ میں اس کا جواب شائع ہونا چاہیئے۔ کوئی کہتا اڈیٹر سول اسکو نہ چہاپیگا۔ ایک مستقل پمفلٹ اس کے جواب میں شائع ہونا چاہیئے۔ کوئی بدحواس کہتا کہ راقم آرٹیکل پر مباہلہ کا تیر چلانا یا گولہ مارنا چاہیئے۔ کوئی سراسیمہ وخوف زدہ کہتا۔ اسکے جواب میں

کچھ بہی مشتہر نہ کرنا چاہیئے بلکہ محض خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ جسپر حضرت اقدس کمپنی کے افسر نے یہ فرمایا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہوجائیگی آخر اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا۔ کہ پمفلٹ شائع کرکے معزز افسران گورنمنٹ کے پاس بہیجدینا چاہیئے اور یہ کام مولوی محمد احسن صاحب یا حکیم نورالدین صاحب کے سپرد ہوا کہ نواب صاحب بہوپال کی تالیفات جمع کرکے انمیں سے نواب صاحب کے خیالات متعلق آمد خونی مہدی نکالکر یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ راقم آرٹیکل مذکور نے نواب صاحب کو اپنا امام وپیشوا مانا ہوا ہے لہذا یہ بہی گویا آمد خونی مہدی کا قائل ہے۔

حاضرین مجلس میں ایک اجنبی آدمی بہی شامل تہا۔ اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہیں۔ تو پہر وہ اور لوگوں سے رائے اور مدد کیوں لیتے ہیں۔ اور کیوں اسباب میں خدا تعالی سے حکم نہیں لے لیتے۔ اور نیز اگر وہ خدا کی طرف سے ہیں تو گورنمنٹ کی بدگمانی کی کیوں پرواہ کرتے ہیں مگر اس خوف زدہ حواس باختہ کمپنی نے اس اجنبی کی رائے کیطرف کچھ توجہ نہ کی اور یہی رائے پاس ہوگئی۔ کہ اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ ضرور شائع ہونا چاہیئے۔ خاکسار نے یہ حال سنکر پہلے اس کو زبانی ایک طالب علم راست گو سے پیغام بہیجا۔ اور اب اس کہلی چٹھی کے ذریعہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب مددگار مرزا جی کو میدان مقابلہ میں قلم اٹہانے اور اس آرٹیکل کی جواب میں پمفلٹ کے شائع کرنے کا حوصلہ ہو۔ تو یہ خاکسار . . . .

اسکا سوا دو سامان بہم پہنچانے کو حاضر ہے وہ تصانیف نواب صاحب کی جو رسالہ چاہیں۔ خاکسار سے مفت طلب کریں اور جس نمبر رسالہ اشاعۃ السنہ میں نواب صاحب کے خیالات کا بیان اور آپ بحث ہے اور وہ اردو انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں۔ انکو بارسال قیمت اعلی درجہ (فی اوباقی پرچہ عام جو روپیہ سے لیجاتی ہے۔ (جنمیں مرزا صاحب بہی شامل ہیں کیونکہ وہ اپنی امت جدیدہ کے اعلی رئیس وفرمانروا ہیں۔ اور تمام رئیسوں کے برابر آمدنی رکہتے ہیں) ارسال کرکے طلب کریں۔ پہر پمفلٹ تیار کریں۔ اور ثابت کریں کہ آمد مہدی کے منتظر ومعتقد سب کے سب باغی سرکار انگلشیہ ہیں اور اسکا جواب اس خادم الاسلام والمسلمین اور اڈوکیٹ اہلحدیث سے لیں اور اسکا لطف حاصل کریں اور مزہ چکہیں ۔

اس چیلنج کے ساتہ اس کمپنی کو نصیحت کرنا بہی ہمارا فرض ہے۔ کہ وہ

محافظ د

ہم نے برسوں کے امراض دنداں کے ایجاد کیا ہے لیس اگر کیڑے نے کہالیا ہو۔ ہل جاتے ہوں۔ منہ سے بدبو آتی خون آتا ہو تو ہمارا کریں۔ خدا کے فضل ہے کہ ہندوستان کی کوئی سفید دوا جو دانتوں کو ہمیشہ خوبصورت اور جلا رکہے قیمت فی ڈبہ مصنوعی آنکہیں اعلی درجہ کے ہر وقت موجود ہ

شیخ خلیل

ڈاکٹر دندان

(پنجاب)

تغلیب الاسلام حصہ چہارم جلد عمل بجواب تہذیب الاسلام در رسالہ ... قیمت ... علاوہ محصول ...

خام خیال وسودائی محال کو اپنے دماغون سے نکال پھینکے کہ وہ اشاعۃ السنۃ کے مقابلہ مین تمام مسلمانان معتقدین آمد مہدی کو باغی ثابت کردینگے اور اس نیز عہدہ برا ہو گئے۔ چندہ برس مین پہلے اُن سے اشاعۃ السنۃ کے مقابلہ میز کیا ہوا۔ جو آئندہ ہوگا۔ لہٰذا اپنی خیر چاہتے ہو تو وہ اسی اجنبی کی رائے پکار بند ہو کر اب چپ ہی ہو رہو۔ اور اس رباعی پر عمل کرو ؎

آنانکہ بچشم بیگل عقیق وا کنند ✦ انہر چہ فہیم رنگ نگیرو حیا کنند
در میچہ کہ غیر خموشی علاج نیست ✦ ہر ہرزہ است تکیہ بچون وچرا کنند

غازیپور کے ایک مولانا صاحب

اسٹیشن گرڈیہ تشریف لائے۔ اپنے رہ رہے ہیں۔ ایک شخص کو غیر مقلد بنا کر وعظ کی محفل میں جہاں کثرت سے مقلدین جمع تھے مولویصاحب کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ یہ شخص غیر مقلد ہے۔ اسکو توبہ کرادیجئے۔ مولویصاحب نے اسکی تجدید ایمان کے لئے کلمہ پڑھایا اور توبہ کرایا کہ آئندہ سے آمین بالجہر ورفع یدین نہیں کرینگے۔ مصنوعی مقلد نے اقرار کیا کہ ہاں میں آپ پر ایمان لایا اور آمین بالجہر ورفع یدین سے توبہ کیا۔ اہل مجلس نے بڑی خوشی کی اور مولوی صاحب نے تو ایسی خوشی کی کہ گویا ایک ملک کو فتح کرلیا۔ واہ واہ ہمارے بھائیو! تم نے بہت بڑا ضروری کام کیا زمانہ نگار ہو گیا۔

بوسۂ قبر

(مرقومہ جناب مولوی مولا بخش صاحب ساکن جمالپور ضلع مونگیر)

بوسۂ حجر وسجدہ وعمرہ وقبر شیوہ کفار اشرار وہنبار مشرکین ہے کوا ہے۔ مسلم پاک طینت تارک بدعت ومومن محب سنت اس سے دور ہین۔ و نہایت نفور ولنعم ماقیل ؎

لب گزیدہ اخیار راچہ بوسہ زنم ✦ عقیق کندہ نام دگر چہ کار آید

اخبار اہل فقہ مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۸ء مین خاندان پھلواری کے ایک صاحبزادہ نے اڈیٹر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس جواب پر کہ بوسہ قبر حرام وشابہ شرک ہے، اعتراضات کئے ہین اور اس جواب کو مولانا کے غیر مسلم اور غلط خیال کہا ہے۔ آہ افسوس افتاء وفتوی نویسی بھی بچون کا کھیل ہے کہ جو چاہا لکھدیا نہ تو معارف علمیہ پر دسترس اور نہ اقوال علماء وسلف سے خبر مگر یہ اون اوسکا علاوہ پر اعتراض جا کر اپنی شہرت کا اظہار کر لیا ؎

ہمہ اندر زمن بتو انیست ✦ کہ تو طفلی وخانہ رنگین است

افسوس اسپر نہین ہے کہ اعتراض کیون کیا۔ کاش اعتراض صحیح ہوتا۔ تو اسپر افسوس ہے کہ ایسے مسائل جو متفق علیہ درمیان محققین حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنبلیہ وصوفیہ کے اسپر بھی آجکل کی بدعت پسند معترض ہوتے ہین اور بڑے فخر سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مین وہابی کش ہون مگر اس بوسۂ قبر کے جواز مین وہابی کشی سے نمبر بڑھا کر آپ حنفی وصوفی کش بھی ہو گئے۔ جیسا کہ آئندہ بنقل اقوال علماء حنفیہ وصوفیہ آپ کے اس بیجا خون کا خون بہا طلب کیا جائیگا۔ قبل اسکے کہ مین آپ کے دلائل مجوزہ بوسۂ قبر سے بحث کرون۔ آپ کے اُس استفسار کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہون۔ جو اہل حدیث سے آپ طالب ہین آپ لکھتے ہین ذکر اس فعل کو حرام مطلق اور قریب شرک یا شرک کسطرح مان لین۔ جبتک کہ قرآن وحدیث سے کوئی معتبر دلیل وثبوت اس دعوی کی انکی آگے پیش نہ کی جاوے)

آپ کی اس خوش طلبی پر کہ قرآن وحدیث سے جبتک کوئی معتبر دلیل الخ میز نہایت خوش ہوا کہ آپ بھی اب دبی زبان سے قیاس واجماع کو تسلیم نہین کرتے ورنہ اس تخصیص کا کیا فائدہ۔ اب بوسہ قبور کی حرمت تو شابہ شرک ہونیکی دلیل سنیئے! عن العرباض بن الساریۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلعم الی قولہ فانہ من یعش منکم من بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابوداؤد والبیہقی فی المدخل والترمذی وصححہ وابن ماجہ

اس حدیث مین امام الائمہ یہ ارشاد فرماتے ہین کہ میرے بعد اختلاف بہت ہوگا۔ ایسے اختلاف مین صورت نجات کی آنحضور نے صرف یہی فرمائی۔ کہ اتباع سنت سید المرسلین اور پیروی طریقہ خلفاء راشدین کی جاوے اور بدعتون سے احتراز کیا جاوے۔ پھر بدعت کی تعریف فرما کر اسکو ضلالت وگمراہی فرمایا۔ آنحضور نے جو طریقہ زیارت قبور کا بعد منع کے ارشاد فرمایا اور خود مدت العمر اسپر عامل رہے۔ اس مین بوسۂ قبور کو ارشاد نہ فرمایا اور نہ خود کیا اور خلفاء راشدین سے کوئی روایت بوسۂ قبر کی ثابت نہین ہوئی۔ اسوقت کتب سنت وہ دواوین اسلام موجود ہین یک حرف بھی اس فعل کے ثبوت مین پیش نہین کر سکتے پھر اس کے بدعت ہونے مین کوئی شک نہ رہا اور بدعت بنص رسول خدا ضلالت وگمراہی ہے۔ پس بوسۂ قبر ضلالت وگمراہی ہوئی۔ اب اسکے حرام ہونے مین کوئی کسر نہ رہی اور چونکہ بوسۂ قبر بیشتر از بوسہ تودہ خاک نہین ہے۔ تعظیماً و رحباً للمقبر کیا جاتا ہے اور یہ فعل مشرکون کا ہے۔ جو اپنے بتون سے کرتے ہین اور خداوند تعالی نے اسکو اپنی تعظیم کیلئے حجر اسود مین ٹھیرایا ہے۔ اسلئے کسی قبر وغیرہ کا بوسہ بسبب تعظیم وجلب منفعت جیسا کہ گور پرستون مین مشاہدہ ہوتا

شرک ہے - قال اللہ تعالیٰ :- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ اور شرک والے بعد دخول جہنم یہ بولینگے - کما قال تعالیٰ - تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین - حالانکہ یہ تسویہ برابری انداد ون کیساتھ خداوند تعالیٰ سے خلق و رزق و اماتت و احیاء و ملک و قدرت میں نہ تھی - بلکہ حب و تذلل میں وہ برابری کرتے تھے اور یہ غائت درجہ کا ظلم ہے - کیف یسوی التراب برب الارباب - اس شرک کے توابع سے ہے شرک ساتھ اللہ تعالیٰ کے افعال و اقوال و ارادات و نیات میں - پس شرک افعال میں داخل ہے سجدہ کرنا غیر خدا کا اور طواف کرنا غیر بیت اللہ کا اور حلق راس ما سطے عبودیت اور خضوع غیر اللہ تعالیٰ کے اور بوسہ احجار کا غیر حجر اسود کے کہ بیمنزلہ خدا کے داہنے ہاتھ کے ہے اور بوسہ و استلام قبور کا اور سجدہ کرنا طرف اسکے حالانکہ رسول اللہ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر کہ قبور انبیاء و صلحاء کو مسجد بناوے اور اس میں نماز پڑھے - اب خیال کرو جسنے قبر کو مثل بت کے بنا لیا ہو اور بوسہ و طواف وغیرہ سے اسکو پوجتا ہو اسپر کتنی لعنت ہوگی - اور شرک الفاظ میں داخل ہے حلف بغیر اللہ قال رسول اللہ صلعم من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ احمد و ابو داؤد و ابن حبان و صححہ الحاکم - اور اسی میں داخل ہے قول قائل کا ماشاء اللہ و شئت کما ثبت عن النبی صلعم انہ قال لہ رجل ماشاء اللہ و شئت فقال اجعلتنی للہ ندا قل ماشاء اللہ وحدہ حالانکہ مشیت انسانی بنص کتاب اللہ ثابت ہے کما قال تعالیٰ - لمن شاء منکم ان یستقیم اور شرک ارادہ و نیت میں داخل ہے ریا و سمعہ وغیرہ کما ثبت بذالک الاحادیث

علامہ ابو محمد مقدسی حنبلی فرماتے ہیں - وقد روینا ان ابتداء عبادۃ الاصنام کانت ھی تعظیم الاموات باتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتھی +

اور علامہ ابن الحاج مالکی کتاب مدخل میں طواف قبر شریف اور مسح جدار قبر اور ڈالنے کپڑے اور رومال سے سخت تحذیر فرماتے ہیں اور ان کو منجملہ عبادت جاہلیت کے شمار کرتے ہیں :-

الحذر الحذر مما یفعلہ بعضھم من الطواف بقبرہ علیہ الصلوۃ والسلام ومسح البناء والقاء الثیاب والمناديل علیہ وذلک کلہ من البدع لان التبرک انما یکون بالاتباع وما کانت عبادۃ الجاھلیۃ الا من ھذا القبیل ولاجل ذلک کرہ علمائنا التمسح بجدار الکعبۃ او بجدار المسجد والمصحف ولتعظیم المصحف قراءتہ والعمل بما فیہ لا تقبیلہ والقیام بہ کما یفعلہ بعضھم انتھی ما فی المدخل +

اور علامہ ابن قدامہ حنبلی صاحب المغنی فرماتے ہیں :- ولا یجوز اتخاذ المساجد علی القبور لان النبی صلعم لعن الیھود والنصاری علی ذلک وقد روینا ان عبادۃ الاصنام تعظیم الاموات واتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتھی +

سنتے ہو گور پرستو! قبور کے بوسہ دینے والو اور اسپر چادر چڑھانے والو - علامہ ابن الحاج وغیرہ کیا فرماتے ہیں کہ کافروں کی بت پرستی کی ابتدا تمسح و تقبیل وغیرہ ہی سے تھی - اب بھی اسکے مشابہ شرک ہونے میں تامل کرو گے اور نہ مانو گے اگر تمہارے پاس کوئی دلیل جواز بوسہ قبور ہے - تو اسکو پیش کیوں نہیں کرتے اور الٹا مانعین سے طلب کرتے ہو - دیکھو تلثیم اور تقبیل عبادت کے عنوانات سے ہے - اسی واسطے کعبہ میں استلام رکن اور تقبیل حجر اسود مشروع ہوئی وہاں ہی سبب حافظ ابن قیم کتاب الداء والدواء میں تقبیل غیر حجر اسود کو منجملہ انواع شرک افعال کے ارشاد فرماتے ہیں حافظ الشریعت محدث ہذہ الامۃ نے مجمع کثیر میں اشارہ غیر حجر اسود کے بوسہ سے بوجہ اسکے کہ اس میں شائبہ شرک کا پایا جاتا ہے منع فرما دیا - چنانچہ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے :-

انہ جاء الی الحجر الاسود فقبلہ وقال انی اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول اللہ صلعم یقبلک ما قبلتک انتھی +

علامہ عینی حنفی اس حدیث کی تحت میں لکھتے ہیں :- فیہ کراھیۃ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ من الاحجار وغیرھا +

فقہاء حنفیہ اسی بناء پر استلام رکنین کو سوا رکن اسود و یمانی کے مکروہ فرماتے ہیں - کیونکہ حضرت رسالتمآب سے ثابت نہیں ہوا - حالانکہ بعض صحابہ نے اسکو کیا تھا - در مختار میں ہے ویکرہ استلام غیرھما انتھی +

اور علامہ خفاجی شرح شفا میں الشرح اثر حضرت عمر کے تحریر فرماتے ہیں - و فی الحدیث من الاحکام انہ یکرہ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ کما یفعلہ بعض العوام من تقبیل قبور الانبیاء والاولیاء والاماکن المبارکۃ انتھی

ahmadimuslim.de

اگر یہ سب تحریر آپکو اطمینان بخش ہو۔ تو آپکو میں آپ کے گھر کی سناتا ہوں سنو! درمختار میں ہے:۔ ما یفعلون من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ آثمان لانہ یشبہ عبادۃ الوثن و هکذا فی تحفۃ الملوک +

علماء مذہب حنفیہ اس میں مختلف ہیں کہ زمین بوسی سے وہ کافر ہوتا ہے یا نہیں۔ صاحب درمختار اسمیں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ زمین بوسی اگر بوجہ عبادت و تعظیم ہو۔ تو کفر ہے اور بوجہ تحیہ ہے تو کفر نہیں۔ لیکن گنہگار صاحب کبیرہ وہ ضرور ہے چنانچہ درمختار میں وہ لکھتے ہیں۔ هل یکفر ان علی وجہ العبادۃ والتعظیم کفر وان علی وجہ التحیۃ لا وصار آثما مرتکبا بالکبیرۃ۔ انتہی

اس زمین بوسی اور قبر بوسی میں جو وہ بھی فی الحقیقت زمین بوسی ہے۔ کچھ فرق نہیں۔ فحکمہما واحد۔ لیجئے اب تو آپکو اپنی ہی مذہبی کتب سے بوسہ قبر جو یہ بھی زمین بوسی ہے مشابہ بشرک ہونا اور بتوں کی پرستش کے مشابہ ہونا معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قبر بوسی کرے بہ نیت عبادت و تعظیم میت کے تو وہ کافر ہے اور اگر یہ قبر بوسی بطور تحیہ کرے تو وہ گنہگار صاحب کبیرہ ہے جب آپ بوسۂ قبر کی حرمت و مشابہ بشرک ہونیکو دلائل سن چکے تو اب محققین علماء مذاہب اربعہ کے اقوال بگوش ہوش سنیئے۔ آپ کے امام ہمام اعظم کوفی سرے سے بوسہ کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ بجز حجر اسود کے وہ کسی کے بوسہ کو جائز نہیں فرماتے خواہ زندہ ہو یا مردہ خواہ وہ قبر ہو یا تھان یا چلہ ہو یا کوئی مکان شیخ عبد الحق محقق حنفی دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں بشرح حدیث افیلتزمہ و یقبلہ قال لا کے فرماتے ہیں۔ معانقہ اگر خوف فتنہ نباشد مشروع است خصوصاً نزد قدوم از سفر وا ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کراہیت بوسیدن دست و دہان و چشم و معانقہ آمدہ است و استدلال بہمین حدیث کردہ و میگویند کہ آنچہ کہ روایت کردہ اند در ثبوت این اشیاء پیش از نہی است انتہی۔ اور علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں۔ قال الشرنبلالی فی رسالۃ المصافحۃ بعد ما ذکر کلاما فی التقبیل فتلخص فتستفید من هذا خمسۃ اقوال فی قبلۃ التحیۃ احدها کراهۃ التقبیل مطلقا وهو قول الامام الخ۔

جب امام ابو حنیفہ صاحب بوسہ دست وغیرہ زندہ صلحا کو مکروہ فرماتے ہیں تو بوسہ قبر کو جو ثابت پرستی ہے کیونکر جائز فرمائینگے۔ مصنف ابوبکر ابن شیبہ میں ہے۔ کہ عبد اللہ بن زبیر نے یک جماعت کو دیکھا کہ سنگ مقام ابراہیم کو چھوتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس پتھر کے مسح کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم اسکا یہ ہے کہ متصل اسکے نماز پڑھو۔ امام ابن القیم اغاثہ میں فرماتے ہیں:۔ ولقد انکر السلف التمسح بحجر المقام الذی امر اللہ ان یتخذ منہ مصلی کما ذکر الازرقی عن قتادہ قال انما امروا ان یصلوا عندہ ولم یؤمروا بمسحہ الخ

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:۔ ولا یمس القبر بیدہ فیکرہ الصاق الظہر والبطن بجدار القبر المکرم ولیحق جدارہ جدار الساتر علیہ المستور بالحریر الآن لما فی ذلک مخالفۃ الادب معہ صلعم ومن شرہ تعین علی کل احد ان لا یعظمہ صلعم الا بما اذن اللہ فی اذنہ معہ صلعم فی جنسہ مما یلیق بالبشر فان مجاوزۃ ذلک یفضی الی الکفر العیاذ باللہ انتہی +

اور علامہ ابن ملقن بحث فی استاد حافظ ابن حجر عسقلانی شرح عمدہ میں لکھتے ہیں:۔ لا یشرع التقبیل الا للحجر الاسود و ایدی الصالحین من العلماء وغیرہم وللقادمین من سفر بشرط ان لا یکون امرد ولا امرءۃ محرمۃ وبوجوہ الموتی الصالحین وکل ذلک قد ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ وفعل السلف واما تقبیل الاحجار والقبور والجدران والستور وایدی الظلمۃ والفسقۃ واستلام ذلک جمیعہ فلا یجوز ولو کانت احجار الکعبۃ والقبر الشریف وستورها او صخرۃ بیت المقدس فان التقبیل والاستلام ونحوهما تعظیم والتعظیم لا یجوز الا فیما اذن فیہ انتہی۔ کذا فی الصواعق +

شیخ الاسلام کتاب کشف الغطاء میں فرماتے ہیں:۔ دو دست نہ نہند بر قبر و مسح نکنند و بوسہ نہ دہند و منحنی نشوند۔ و روے بخاک نمالند کہ این عادت نصاری است و شائع در عوام الناس شدہ و بسیار دارند کذا فی عامۃ الکتب و در فقہ ابو اللیث وضع یدین را بالباس گفتہ و ابو موسیٰ حافظ گفتہ آنچہ جمہور فقہا گفتہ اند از منع صحیح است زعفرانی گفتہ ہمین گذشتہ است نہ و آنچہ عوام مردم الآن کنند بدعتہائے منکرات شرعاً و بالجملہ شک نیست در بودن مثل این امور بدعت زائدہ بیجاشدہ و تعظیم صلحا با این چیزہا تعلق ندارند چنانچہ جہال فہمیدہ اند انتہی کذا فی ایسائل علا شیخ الاسلام کی عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں اور بوسہ قبر عادت نصاری کی ہے جو شرک سے مشابہ ہے ثانیا علماء حنفیہ اسکو منع میں ہیں تنصیصی کرتے ہیں ثالثا اکثر کتب حنفیہ میں حرمت بوسہ قبر مذکور ہے۔ رابعاً جمہور فقہاء حنفیہ نے کہا ہو کہ قبر کا بوسہ ممنوع ...

[illegible]

فتاویٰ

س نمبر ۳۱۳:۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے یا وضعی؟
ج نمبر ۳۱۳:۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے۔
س نمبر ۳۱۴:۔ جوہر ہے یا عرض؟
س نمبر ۳۱۵:۔ حیات سے قائم ہے یا بذات خود؟
س نمبر ۳۱۶:۔ روح کی ذاتی صفات کس قدر ہیں؟
س نمبر ۳۱۷:۔ استخارہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اس میں اشارہ بھی شرط ہے یا نہیں۔ اگر اشارہ ہو تو شیطان کے افترا کا گمان تو نہیں؟
س نمبر ۳۱۸:۔ اور قرآن شریف سے کس طرح کیا جاتا ہے؟
س نمبر ۳۱۹:۔ اہل قبور سے مدد چاہنے یہ کہنا کہ اے ولی اللہ آپ دعا بارگاہ حق تعالیٰ میں کریں۔ بندہ کے حق میں جائز ہے یا نہیں؟
س نمبر ۳۲۰:۔ شریعت اور طریقت جدا جدا شے ہیں یا ایک ہی شے کا نام ہے؟
س نمبر ۳۲۱:۔ فوتہ کے حق میں کونسی دعا ماثورہ ہے؟
س نمبر ۳۲۲:۔ کس قدر کلمہ شریف پڑھنے سے نجات ہو سکتی ہے اور پڑھتے وقت حضوری قلب و فہم معانی بھی شرط ہے یا فقط پورا کرنا تعداد کا ہے۔
س نمبر ۳۲۳:۔ منکر حدیث کو کیا سمجھنا چاہئے۔
س نمبر ۳۲۴:۔ نماز میں ذکر قلبی کرنا مخل نماز کی ادائیگی کا تو نہیں۔
س نمبر ۳۲۵:۔ آیات قرآنی منسوخ الحکم کتنی ہیں اور ناسخ کتنی اور منسوخ التلاوت والحکم کتنی اور منسوخ التلاوت کس قدر اور منسوخ التلاوت کونسی حدیث کی کتاب میں مندرج ہیں (عبد الحکیم خاں لسوبدار قصبہ بہوراں)
ج نمبر ۳۱۴:۔ روح شرعی جوہر ہے۔
ج نمبر ۳۱۵:۔ حیات سے قائم ہے بذات خود نہیں۔
ج نمبر ۳۱۶:۔ روح کی ذاتی صفات کوئی نہیں جو ہے یا خلقی ہے یا کسبی مثلاً ذکی اور غبی ہونا خلقی ہے۔ نیک و بد ہونا کسبی۔
ج نمبر ۳۱۷:۔ استخارہ دو رکعت نفل پڑھکر دعا ماثورہ پڑھی جاتی ہے۔ اشارہ ہونا شرط نہیں۔ اشارہ میں غلطی ہونا ممکن ہے۔
ج نمبر ۳۱۸:۔ قرآن شریف سے استخارہ کرنا کوئی امر شرعی نہیں۔ نجومیوں کا طریق ہوگا۔

ج نمبر ۳۱۹:۔ اہل قبور سے مدد مانگنا شرک ہے۔ یہ کہنا کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کرو۔ زندوں کے حق میں تو جائز ہے۔ مگر مردوں کے لئے جائز نہیں کیونکہ وہ حاضر و ناظر نہیں کہ سن لیں۔ اپنے اپنے مقام پر ہیں۔ اسی لئے ان کے حق میں خدا فرماتا ہے وھم عن دعائھم غافلون۔ یعنی وہ بزرگ جن کو لوگ پکارتے ہیں ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔
ج نمبر ۳۲۰:۔ شریعت احکام شرعیہ کا نام ہے اور طریقت ان کے راسخ استعمال کو کہتے ہیں۔ اس کے متعلق ہمارا ایک رسالہ بھی ہے جس کا نام ہے "شریعت اور طریقت" (قیمت ۱ر) اس میں مفصل مذکور ہے۔
ج نمبر ۳۲۱:۔ استغفار میت کے لئے سب دعاؤں سے زیادہ مفید ہے۔
ج نمبر ۳۲۲:۔ نجات کے لئے کلمہ پڑھنے کی تعداد کوئی نہیں۔ دل میں مضبوط توحید کا ہونا شرط ہے۔ اور معنی سمجھکر حضور قلب سے پڑھنا چاہئے نہ کر طوطے کی طرح زبان سے۔
ج نمبر ۳۲۳:۔ منکر حدیث کو علماء نے بدعتی لکھا ہے۔
ج نمبر ۳۲۴:۔ نماز کے اندر وہی اذکار پڑھنے چاہئیں جو اس کے لئے مخصوص ہیں۔ قلب کو معانی کی طرف متوجہ رکھے۔
ج نمبر ۳۲۵:۔ آیات منسوخہ کی تعیین میں کوئی آیت یا حدیث نہیں آئی اس لئے علماء کا اس میں سخت اختلاف ہے۔ پانسو سے پانچ تک اختلاف ہے اسلئے کوئی خاص تعداد مقرر نہیں کیجا سکتی۔
س نمبر ۳۲۶:۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین آیا بہشت میں جائیں گے ثبوت نص اخبار فرمائیں۔
س نمبر ۳۲۷:۔ مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی کو جو شخص کافر کہے اُسے کیسا سمجھنا چاہئے۔
س نمبر ۳۲۸:۔ عشق خدا تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے یا صفاتی وغیرہ اور صفات ذات کتنی ہیں۔ اسم ذاتی خاص کونسا ہے یعنی اسم معرفت۔ (راقم سائل ایضاً)
ج نمبر ۳۲۶:۔ آنحضرت کے والدین کے بہشتی ہونے کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی لہٰذا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ تمنا ہے کہ خدا ان کو اس لائق کرے۔
ج نمبر ۳۲۷:۔ مولوی اسمعیل شہید کو برا کہنے والا گنہگار ہے۔
ج نمبر ۳۲۸:۔ عشق خدائی کے معنی محبت کے ہیں جو اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے یہ وصف صفاتی ہے۔ صفات ذاتی آٹھ ہیں۔ سمع۔ بصر۔ قدرت وغیرہ

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے (قادیان سے کبھی خیر کی آواز بھی آئی ہے)

شیخ داؤد صاحب کرنولی (مدراس) جو بڑے پکے توحید و سنت کے شیدائی تھے۔ انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللہم اغفرلہ

امرتسر بلکہ پنجاب میں عموماً کئی روز ساک باران اور سخت گرمی کے بعد عمدہ بارش ہوئی +

بابو عبد العزیز (سابق جگت مہا پرشاد) کے نام کا ایک خط ہندوستان اخبار میں چھپا ہے کہ مجھکو عبد العزیز نام سے یاد نہ کیا جائے بلکہ میں جگت مہا پرشاد ہوں۔ (مفصل آئندہ)

اخبار انڈیا گوجرانوالہ اور اخبار ہندوستان لاہور کے اڈیٹر کو پانچ پانچ سال سخت قید کی سزا ہوئی اور ہندوستان کا سٹیم پریس بھی ضبط

ذکا خیل اور آکا خیل آفریدی اپنے لئے جرگہ کابل کو بھیجنے والے ہیں ان دونوں فرقوں کو روپے کی ضرورت ہے +

کلکتہ میں دیاسلائی کا ایک اور کارخانہ جاری ہوا۔ اس کارخانہ کے بانی ڈاکٹر راش بہاری گھوش ہیں۔ اس کارخانہ کے منیجر دو جاپان کے تعلیم یافتہ ہندوستانی ہیں +

سشن جج پٹنہ نے ایک جیب کترے کو صرف پانچ آنے چرانے پر ۵ سال قید بامشقت کی سزا دی (بہت اچھا کیا)

لکھنؤ کے لال باغ کی روشنیں تیار کرتے ہوئے مزدوروں نے ایک پرانی توپ زمین سے نکالی۔ توپ ہندوستانی ساخت کی ہے اور آٹھ فٹ لمبی ہے۔

پولیس کے ایک کانسٹیبل کو کلکتہ میں دو مہینہ قید بامشقت کی سزا اس جرم پر ہوئی ہے کہ اس نے ایک چھکڑے والے سے ایک پیسہ ڈرا دھمکا کر لے لیا تھا +

لائلپور میں ایک شخص بر سر بازار لالہ لاجپت رائے کا گیت گاتا تھا بخیال شورش گرفتار کیا گیا۔

باب عالی نے گورنمنٹ یونان کو سخت شکایتی مراسلہ بھیجا ہے کہ یونانیوں کے مسلح گروہ متواتر یونانی سرحد عبور کر کے مقدونیہ میں آتے جاتے ہیں اگر ان کو نہ روکا گیا تو یونانی مفسدوں اور مسلح انقلاب پسند دستوں کے برخلاف مقدونیہ میں سخت کارروائی کیجائیگی (دیکھنے کی ضرورت کیا تھی گھٹنے ٹیکوں دیتے ہیں)

ایک وکیل صاحب نے مرتے وقت اپنی جائداد پاگلوں اور بیوقوفوں اور سودائیوں کے درمیان تقسیم کردی جب لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ جن لوگوں سے مجھے ملی انہیں کو پھر واپس کئے دیتا ہوں (گویا مقدمات کرنیوالے پاگل ہیں)

آنریبل مسٹر گوکھلے وائسرائے صاحب کی کونسل میں پھر بطور ایڈیشنل ممبر کے منتخب ہو گئے۔ ٹریبیون مخبر ہے کہ آئندہ ماہ فروری میں سٹر مارلے کی ایک شاہی کمیشن ہندوستان کا ملاحظہ کرنیکو آئے گی اسکا دورہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیگا۔

دولتاؤ پرنس عزیز پاشا حسن نے یمن کی شورش کے متعلق سلطان المعظم کی خدمت میں ایک جنگی سکیم پیش کی ہے۔

باب عالی نے مارشل فیضی پاشا کی کمک کے لئے ۲۰ ہزار فوج روانہ کی ہے۔ (خدا شرے برانگیزد کہ در آن خیر ما باشد)

ہفتہ مختتمہ ۲۰ جولائی میں پنجاب کے اضلاع میں جن میں تمام میونسپل قصبات شامل ہیں طاعونی اموات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
کرنال ۱۰۔ انبالہ ۱۹۔ ہوشیار پور ۸۔ جالندھر ۲۔ فیروز پور ۲۔ منٹگمری ۱۰۔ لاہور ۲۸۔ امرتسر ۱۵۔ گورداسپور ۲۶۔ سیالکوٹ ۲۷۔ گوجرانوالہ ۵۔ گجرات ۲۱۶۔ شاہ پور ۸۔ جہلم ۲۰۔ راولپنڈی ۱۵۸۔ اٹک ۱۰۔ میانوالی ۱۔ جھنگ ۳۔ لائلپور ۳۔ ریاست پٹیالہ ۱۔ نابھہ ۲۔ کل میزان ۱۲۲۹۔ میزان ہفتہ گذشتہ ۲۶۳۱۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کی میزان ۹۳۰۳۔

مراکو کی سخت حالت: سلطان مراکو کی فوج نے سرحد پر قوم خماس کے دیہات پر حملہ کر کے اس قوم پر کامل فتح حاصل کی۔ سلطانی فوج نے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا۔ اور قوم مذکور کے دیہات لوٹ کر ان میں آگ لگا دی۔ اس قوم کے پاس رسولی نے پناہ لی تھی۔ سرہیری میکلین کو رسولی نے ابھی تک رہا نہیں کیا۔ رسولی کے جاسوس یہ خبریں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر سلطان کی فوج نے رسولی کا زیادہ تعاقب کیا تو رسولی سرہیری میکلین کو قتل کرا دیگا۔ مگر حکام مراکو اس خبر کو محض دھمکی تصور کرتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے نامی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی میں لکھتے ہیں کہ

کالم اول میں ہماری مومیائی کی بابت لکھتے ہیں

ہم نے مومیائی بنفسِ خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دق۔ ابتدائی سل و دق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کر سکتا ہے۔

قیمت فی چھٹانک ۴؎ ۔ آدھ پاؤ ۸؎ محصولڈاک

روغن فولاد } جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتا ہے قیمت فی شیشی (عہ)

معجون مقوی دماغ } ہر قسم کی دماغی کمزوری درد سر۔ نزلہ و زکام۔ ضعف بصر کے واسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک، منشی اور وہ اصحاب جن کو دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ مقوی البصر } دھند۔ جالا۔ غبار کے واسطے مفید ہے اس کا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو تقویت بخشتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲؎ محصول

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے منگوائیں۔ مریض کی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے

(پتہ) مینیجر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو ۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے میں کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کامل ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (الشیطٰن الصافات) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں ۵ جلد پنجم زیر طبع۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	عا
” دوم سورہ آل عمران و نساء ”	عہ
” سوم سورہ مائدہ و انعام و اعراف ”	عا
” چہارم ۱۸ سورہ نحل پارہ ۱۳	عہ

چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ہے

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؎

شادی بیوگان اور نیوگ } آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کار آمد ہے۔ قیمت ۱؎

مفوات مرزا بہ قادیانی کے مضامین متناقضہ قیمت ۲؎ پائی

تقابل ثلاثہ ۔ یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحوں کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت بیان کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت ۸؎ محصولڈاک علاوہ

آیات متشابہات ۔ اصول تفسیر و آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳؎

تہذیب ۔ مذہبوں کے فرائض کا بیان ۱؎

فتوحات اہلحدیث ۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ و بنگال اور انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے ۴؎

الہامی کتاب ۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث کیا ہے تمام مباحثہ کا فیصلہ ہے قرآن مجید الہامی ہونیکا ثبوت ہے ۱۰؎